اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم فروری سنہ ۱۹۳۱ء — ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے

نمبر ۸ — جلد ۵

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کا فریضہ وقت	۳ – ۶	خطبہ جمعہ حضرت امام
صداقتِ مسیح موعودؑ	۷ – ۱۶	محترمہ امۃ اللہ بیگم بنت علامہ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول
متفرق رپورٹیں معمے	۱۷ – ۱۹	

رمضان المبارک

پھر ہوا ہے دور دورہ آجکل رمضان کا ۔ موقعہ حاصل ہے پھر مسلم تجھے عرفان کا
مستعد ہو اپنے دل کے تزکیہ کے واسطے ۔ پاک ہو جا ان دنوں، وعدہ ہے یہ رحمان کا
پوری قوت سے تو چن لے پھول اس گلزار کے ۔ اور کر سرسبز گلشن اپنے تو ایمان کا
ہیں یہ دن تقدیس سے پُر، بند شیطانی ہیں در ۔ دور ہوتا ہے کلام اللہ کا قرآن کا
ہر عبادت تو تعلق رکھتی ہے انسان سے ۔ اجر روزے دار پاتا ہے مگر رحمان کا
خود خدا آتا ہے اے مسلم ترے گھر ان دنوں ۔ نفس کو قابو میں لا اور کھول در احسان کا
کر زباں وقفِ دعا اور ہاتھ کو ہر سخا ۔ تجھ پہ کھولا جائے در تا رحمت و فیضان کا
رحمۃ للعالمیں ہیں یہ بشارت دے گئے ۔ ان دنوں بڑھتا تعلق حق سے ہے انسان کا
میری پیاری صنف! آملکر یہ ہم مانگیں دعا ۔ دن ہمارے بھی پھریں صدقہ ہو اس رمضان کا

پیارے رحماں ہے بہت ناچار و مضطر یہ شمیم
التجا مشکل کشائی کی ہے اے ربّ علیم

ا۔ شمیم
بمبارہ
دارالامان

اطلاع

جن خریداران مصباح کی طرف سے ابھی تک پچھلے سال کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ یا اس سال کا (جو ۱۵ دسمبر سے شروع ہے) چندہ تاحال ادا نہیں کیا وہ مہربانی کر کے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں ورنہ انتظار کر کے ماہ مارچ میں ہم وی پی کر دینگے ؏

(مینجر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم فروری ۱۹۳۱ء

احمدی خواتین کا فریضۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ر فروری کے خطبہ جمعہ میں جو کچھ پردہ نسواں کے متعلق فرمایا ہے۔ وہ درج ذیل ہے امید ہے کہ خواتین جماعت احمدیہ اس بے پردگی رو کو جو چل رہی ہے۔ روک دینگی۔ وومینز کانفرنس ہوئی۔ اس میں ریزولیشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ کثرت ازدواج اور پردہ نہ ہو۔ اُدھر سید راس مسعود صاحب علیگڑھ یونیورسٹی نے اپنے خطبہ صدارت میں اعلان کیا ہے کہ اب ہندوستان میں پردہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے صورت حال بہت نازک ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم جہاں اصل تعلیم اسلام کے مطابق پردہ قائم کریں وہاں اسکی خوبیاں بھی دلوں میں جاگزین بنائیں ایڈیٹر

آج سے پچاس سال قبل اگر ہندوستان کی اعلیٰ خاندان کی ایک مسلمان عورت کو کہا جاتا کہ برقعہ پہن کر سٹیشن پر چلی جاؤ۔ تو وہ کبھی یہ بات نہ مان سکتی تھی۔ وہ ڈولی میں جاتی۔ پھر پردہ تان کر گاڑی میں اسے داخل کیا جاتا جسکی تمام کھڑکیاں بند کردی جاتیں۔ اور منزل پر پہنچ کر پھر اسی طرح اسے اتارا جاتا۔ اس وقت کسے یہ خیال آسکتا تھا۔ کہ اس حالت میں کبھی تغیر ہو جائیگا۔ مگر آج دیکھو ہزاروں میل سے ایک وبا آتی ہے۔ اور اس کے ماتحت وہ ہندوستانی عورتیں جن کی نانیاں اور دادیاں ڈولی میں اپنے گھر میں آئیں۔ اور پھر وہاں سے ان کے تابوت نکلے۔ آج بے تکلفی سے مردوں کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سڑکوں پر پھر رہی ہیں۔ اس وقت ہندوستانی مسلمان خیال کرتے تھے۔ کہ ہم بالکل محفوظ ہیں۔ کیونکہ اپنی رسوم اور رواج کو چھوڑنے کا کوئی خیال ہمارے دل میں نہیں مگر یہ کسطرح ممکن تھا۔ کہ ایک انسان دوسرے سے اثر قبول نہ کرتا جسطرح ہزاروں میل سے آئے ہوئے بادل اور ٹڈی فصل کو تباہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح ہزاروں میل سے آئے ہوئے خیالات بھی ہمارے خیالات کو تباہ کر سکتے ہیں۔ اور جب تک کہ ہم ایک ایسا دائرہ نہ بنالیں جس سے کوئی چیز گذر نہ سکے۔ ہم محفوظ نہیں رہ سکتے یہ دائرے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک آسمانی اور ایک زمینی۔ آسمانی دائرہ تو یہ ہے۔ کہ قریب کے زمانہ میں مامور کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہو۔ یا اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والوں کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہو۔ یا ان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والوں سے تعلق پیدا کیا جائے۔ یہ آسمانی دائرہ ہے۔ جس میں آنے والی جماعتیں باوجود شرارت اور بدی کی فراوانی کے زیادہ تر محفوظ رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کی دستگیری فرماتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو آج ساری دنیا میں جو فساد اپھیل رہے ہیں۔ احمدی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سے محفوظ ہے۔ احمدی جماعت محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق کی وجہ سے ان سے الٰہی حفاظت میں ہے۔

پس حفاظت کا ایک ذریعہ تو نبی کا قرب ہے۔ اور دوسرا ذریعہ قرآن کریم نے یہ بیان کیا ہے۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ یعنی جو لوگ بدی کے سامانوں کو تباہ کر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بھی عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ مگر مومن کا کام یہ ہے۔ کہ وہ بدی کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ جسطرح گندگی کو بالکل تو نابود نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن گڑھا کھود کر اس میں ڈالکر اوپر مٹی ڈالی جا سکتی ہے۔ اور اسطرح اسکی عفونت سے انسان بچ سکتا ہے۔ اسی طرح ہم بدی کو دنیا سے بالکل مٹا تو نہیں سکتے۔ مگر اسے دبا سکتے ہیں۔ پس دوسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ بدی کو دبایا جائے۔ اور اسے پھیلنے سے روکا جائے۔ اس کا طریق یہی ہے۔ کہ ان لوگوں کو جو بدی پھیلانے والے ہیں۔ اپنے اندر شامل کر لیا جائے۔ اور اس طرح ان کے بداثر کو دور کر دیا جائے۔ پس تباہی سے بچنے کے یہ دو طریق ہیں۔ ایک نبی کا قرب اور اس کی جماعت میں شمولیت۔ یا یہ کہ کوشش کر کے بدی کو دبا دیا جائے۔ اور جہاں یہ دونوں باتیں جمع ہوں۔ وہ تو نور علیٰ نور ہے۔

پردہ کے متعلق ہندوستان میں یہ رو پیدا ہو رہی ہے۔ اسے بالکل چھوڑ دیا جائے۔ ایسے لوگ اپنی پستی کا تمام الزام پردہ پر لگاتے ہیں۔ حالانکہ جو پردہ ترک کر رہے ہیں۔ وہ دل سے بھی دوسروں کے غلام بنتے جا رہے ہیں۔ یعنی ذہنی اور روحانی غلامی اختیار کر رہے ہیں۔ اور ہم جو پردہ ضروری سمجھتے ہیں۔ اس سے آزاد ہیں۔ کیونکہ ہم اس تہذیب کے سخت مخالف ہیں۔ جسے وہ اپنی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور ظاہری غلامی ہمارے نزدیک کوئی چیز نہیں۔ ظاہری حکومت آخر کسی نے تو کرنی ہے۔ اگر ہندوستانیوں کی اپنی حکومت ہو۔ تو بھی کیا سارے ہی حکمران ہوں گے۔ ایک حصہ ہی حکومت کرے گا۔ پس ظاہری غلامی کوئی چیز نہیں۔ غلامی دراصل دماغی خطرناک ہوتی ہے۔ پس پردہ چھوڑنے والے پورے طور پر یورپ کے غلام بنتے جا رہے ہیں لیکن پردہ جس کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ اس نے اسے زوال تک پہنچایا۔ اسے مسلمانوں نے اختیار کرنے کے باوجود تمام دنیا کو فتح کر لیا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں پردہ کرتی تھیں۔ مگر جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ جنگ صفین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود کمان کرتی رہیں۔ بڑے بڑے جرنیل بھی اس وقت پیچھے ہٹ گئے۔ مگر وہ برابر میدان میں موجود رہیں۔ پس اپنا کسی اور طرف منسوب کرنا حماقت ہے۔ یہاں قادیان میں ہی پردہ ہے۔ مگر یہاں کی عورتیں دوسری اقوام کی عورتوں کی نسبت زیادہ پڑھی ہوئی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ معلوم کرایا۔ تو پتہ لگا۔ کہ ان پڑھ لڑکیاں بہت کم ہیں۔ مگر ان پڑھ

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکے بہت زیادہ ہیں۔ مگر پردہ باقاعدہ ہے۔ پھر کئی ایک لڑکیاں مولوی کا امتحان دے چکی ہیں۔ کئی نے انٹرنس کا امتحان پاس کر لیا۔ اور اب کئی۔ ایف اے۔ کی تیاری کر رہی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ان میں جو پردہ کی مخالف ہیں۔ ابھی تک وہی جہالت اور تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ بے شک ان کے پاس سامان زیادہ ہیں۔ اور اگر وہ کوشش کریں۔ تو ہم سے بڑھ جائینگی لیکن ان کی ترقی مال و دولت کی وجہ سے ہوگی۔ نہ کہ پردہ چھوڑنے کے باعث پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ پردہ چھوڑنے والوں کو حکومت کی امداد بھی حاصل ہے۔ پچھلے گورنر صاحب کی بیوی پردہ کی سخت مخالف تھیں حتےٰ کہ انہوں نے پردہ کلب میں جانا ترک کر دیا تھا کیونکہ وہ اسے ہتک سمجھتی تھیں۔ اور بہت سے مسلمانوں کی بیویوں نے محض اس وجہ سے پردہ ترک دیا۔ کہ لاٹ صاحب کی بیوی کی ملاقات سے محروم نہ رہ جائیں

ہماری جماعت کے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا کام صرف وفات مسیح ہی منوانا نہیں۔ بیشک یہ بھی بہت ضروری ہے۔ مگر یہ رَوئیں جو چل رہی ہیں دہریت کی اور اسلامی احکام سے روگردانی کی۔ اور یہ کہ اسلام نے عورتوں کو حقوق نہیں دیئے۔ ان کا مقابلہ کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور اس کا بہتر طریق یہ ہے۔ کہ ہم عورتوں کی تعلیم کا پورا انتظام کریں۔ اگر ان عورتوں سے جو اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ہم خود کہیں گے۔ کہ یہ طریق تمہارے لئے مفید نہیں۔ بلکہ نقصان رساں ہوگا۔ تو سالقہ اثرات کے ماتحت وہ ہماری بات نہیں سنیں گی۔ اور کہدینگی۔ تم ظالم مرد ہو۔ تم نے عورتوں کے حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ لیکن اگر عورتیں جا کر انہیں کہینگی کہ ہم علیٰ وجہ البصیرۃ اور تجربہ کی بنا پر کہتی ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم اعلیٰ اور فائدہ بخش ہے۔ تو اس کا ان پر اثر ہوگا عورتوں کے متعلق جو رَو چلی ہے۔ اس کا اگر مرد مقابلہ کریں گے۔ تو اس کامیابی سے نہیں کر سکیں گے جس طرح صرف عورتیں کر سکتی ہیں۔ اگر عورتیں کہیں۔ ہم اسلامی احکام کی پابندی کرتی ہوئی تمام حقوق سے فائدہ اٹھا رہی ہیں تو ان کو خیال ہوگا۔ کہ اگر یہ اٹھا رہی ہیں۔ تو ہم کیوں نہیں اٹھا سکتیں۔ اسی وجہ سے میں نے مجلس شوریٰ میں عورتوں کے حق رائے دہندگی کے متعلق سوال اٹھایا تھا۔ میں نے ۱۹۲۴ء میں ولائت سے ایک چٹھی لکھی تھی جس میں بتایا تھا۔ کہ اب ہندوستان میں پردہ کے خلاف رَو چلیگی۔ میرے اس وقت کے جو مضامین الفضل میں چھپے تھے۔ ان میں یہ چٹھی بھی تھی۔ اب گذشتہ دو سال سے پردہ کے خلاف جو تحریک شروع ہوگئی ہے میں نے کئی سال قبل اس کے متعلق خبر دی تھی۔ اور مجلس شوریٰ میں اسی وجہ سے حقوق رائے دہندگی کا سوال اٹھایا تھا۔ کہ جس حد تک شریعت عورتوں کو حق دیتی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ دیں۔ تا انہیں اسلامی تعلیم سے ہمدردی پیدا ہو۔ اور جب تک ان کے اندر یہ جذبہ پیدا نہ ہو۔ وہ عورتوں کو اسلامی احکام پر چلنے کی دعوت نہیں دے سکتیں۔ اور عورتوں میں تبلیغ نہیں کر سکتیں تم میں سے کوئی یہ نہیں کہتا۔ کہ مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ

KHILAFAT LIBRARY

اڑادیا جائے۔ کیونکہ سب جانتے ہیں۔ کہ جب تک مبلغ نہ ہوں تبلیغ نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے مجلس شوریٰ کے پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ مبلغین کی تعداد زیادہ کی جائے پھر یہ کسطرح خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ عورتوں میں اسلامی احکام کے خلاف جو رو چل رہی ہے جب تک عورتیں تبلیغ کا کام نہ کریں۔ اسے رد کیا جاسکتا ہے لیکن جو عورت خود اپنے کو مظلومہ سمجھے۔ وہ دوسری کو کیا تبلیغ کریگی۔ پس دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ عورتوں کو تعلیم بھی دی جائے۔ اوران کے حقوق بھی۔ جو حقوق اسلام نے انہیں دئے ہیں۔ ہمیں چاہیئے خود ہی دیدیں۔ تا ان کے اندر جوش پیدا ہو۔ اور وہ اسلام کی جنگ اپنی جنگ سمجھ کر لڑیں۔ عورتوں کے جلسوں میں مرد تو تقریریں نہیں کرسکتے۔ عورتیں ہی کرسکتیں ہیں۔ اور عورتوں کے جلسوں میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے نوٹ بھی عورتیں ہی لے سکتی ہیں۔ اس لئے عورتوں کو ہی اس کام کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ اور انہیں جو حقوق اسلام نے دئے ہیں۔ دے دینے چاہئیں۔

پچھلے دنوں باہر سے ایک نوجوان یہاں آیا ہوا تھا۔ اس کا اپنی بیوی سے کچھ جھگڑا تھا۔ اس نے مجھے لکھا۔ ایک بزرگ نے مجھے کہا ہے۔ اگر تمھارا کہنا نہیں مانتی۔ تو ڈنڈا لے کر سیدھا کردو۔ یہ پڑھ کر مجھے تو شرم ہی آئی۔ کہ کسطرح ایسے شخص کو بزرگ سمجھ رہا ہے۔ جو بیوی کو مارنے کی تلقین کرتا ہے۔ بزرگی اسلام کی تعلیم جاری کرنے میں ہے۔ نہ کہ رد کرنے میں ممکن ہے کہ کوئی شخص بیوی کو مار کر چپ کرادے مگر وہ بیوی کو نہیں درحقیقت اسلام کو مارتا ہے۔ کیونکہ وہ عورت اور اس سے تعلق رکھنے والی دوسری عورتیں ایسے مذہب سے بیزاری کا اظہار کرینگی۔ پھر مارنے سے ممکن ہے۔ اسکے گھر میں تو امن ہو جائے مگر وہ اسلام کے گھر کو اجاڑنے کی کوشش کریگا۔ پس وہ بزرگ کہلانے والے اگر اس وقت یہاں موجود ہوں۔ تو وہ سن لیں۔ کہ وہ خدا کی نگاہ میں بزرگ نہیں۔ بلکہ چوروں سے بھی چھوٹے ہیں۔ دنیا میں انصاف عدل اور رحم سے ہی امن قائم ہوسکتا ہے جب تک یہ نہیں۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔

غرض عورتوں کو تعلیم بھی دینی چاہیئے۔ اچھی تربیت بھی کرنی چاہیئے۔ اور آزادی بھی جس حد تک اسلام نے دی ہے۔ دینی چاہیئے۔ بلکہ اسلام نے تو آزادی ہی دی ہے۔ اس لئے یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جس حد تک اس نے قید کا حکم دیا ہے۔ اس سے زیادہ کے لئے مردوں کو کوشش نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ جیسے دماغ ہمارے ہیں۔ ویسے ہی عورتوں کے بھی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قادیان کے عموماً۔ اور باہر کی جماعتیں خصوصاً اسطرف متوجہ ہونگی۔ کئی کام ایسے ہیں جنمیں مرکزی جماعت کو زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ اور کئی ایسے ہیں جن میں باہر کی جماعتوں کو زیادہ متوجہ ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بات زیادہ تر باہر کی جماعتوں سے تعلق رکھتی ہے انہیں چاہیئے۔ کہ عورتوں کو پردہ وغیرہ کے مسائل اچھی طرح سمجھا کر اور پوری طرح مطمئن کر کے ان کے ذریعہ خلاف اسلام کو دور کرنیکی کوشش کریں۔ اور انہیں اسلام سے واقف و آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ کہ وہ دوسری عورتوں سے ملکر انکے خیالات کی اصلاح کریں ورنہ اگر یہ رو زیادہ بڑھی۔ تو اس کا مقابلہ مشکل ہوگا۔ ابتدا میں جو کام آسانی سے ہوسکتا ہے۔ بعد میں مشکل سے ہوتا ہے ۔

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت مسیح موعودؑ

KHILAFAT LIBRARY

مضمون شروع کرنے سے قبل میں تمام سامعات کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور اھلاً وسھلاً ومرحباً عرض کرتی ہوں۔ اتنے قلیل وقت میں اتنے بڑے مضمون پر تفصیلاً لکھنا تو ناممکنات میں سے ہے لہٰذا وقت کو مدّنظر رکھتے ہوئے میں اسوقت اختصاراً عرض کروں گی۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ

تواریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت چلی آئی ہے کہ جب ظلمت اور بدیدینی دنیا میں پھیل جاتی ہے تو اسوقت وہ کسی پاک شخص کو نور ہدایت دیکر خلق اللہ کو بچانے کے لئے بھیجتا ہے اور تازہ نشانات سے اپنا چہرہ دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ شروع شروع میں دنیا میں مختلف اقوام کے درمیان باہم میل جول کے سامان موجود نہ تھے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ ہر قوم کی طرف الگ الگ رسول بھیجتا رہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ یعنی کوئی ایسی اُمّت نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ لیکن جب دنیا ایک مُلک کے حکم میں آنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے طریق کو بدلا اور تمام اقوام کی طرف ایک ہی رسول یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور بجائے الگ الگ تعلیم بھیجنے کے تمام اقوام اور تمام عالم کے واسطے ایک ہی کامل ومکمّل کتاب قرآن کریم نازل فرمائی۔ چونکہ یہ کتاب کامل ومکمّل تھی اور تمام اقوام کے لئے نازل کیگئی تھی اسلئے اس کی حفاظت بھی ضروری تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ میں اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے یعنی ہم نے ہی قرآن کریم اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرینگے۔ اور اس کی تشریح میں نبی کریم صلعم نے بھی فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا چنانچہ مشاہدہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ جل شانہ نے ایسے اشخاص پیدا کیئے جو خدا تعالےٰ کے کلام کی مدد سے لوگوں کی اندرونی اصلاح کرتے رہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجددین کی بعثت کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے وہاں اپنے مسلمانوں کو اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ آخری زمانہ میں غیر معمولی فتنوں کا ظہور ہوگا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ صحیح علم مفقود ہو جائیگا۔ قرآن کی تعلیم کو لوگ بھول جائینگے۔ ایمان دنیا سے اُٹھ جائیگا۔ دہریت اپنا زور دکھائیگی۔ لوگوں کے اعمال خراب ہو جائینگے۔ مسلمان یہود کے قدم بقدم چلینگے۔ علماء کی حالت بہت خراب ہو جائیگی وغیرہ وغیرہ غرضیکہ وہ زمانہ اسلام کے واسطے سخت مصیبت کا زمانہ ہوگا ایسا کہ نہ کبھی پہلے آیا اور نہ بعد میں آئیگا۔ مگر نبی کا کام صرف ڈرانا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ ساتھ ہی علاج بھی بتاتا ہے تا جو علاج کریں وہ بچ جائیں۔ بس لئے ان فتنوں کا ذکر کرکے نہ صرف نبی کریم صلعم نے بلکہ تمام انبیاءؑ نے فرمایا کہ اسوقت ایک رُوحانی مصلح آئیگا اور وہ دنیا کی اصلاح کریگا۔ ان پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آیا یہ علامات ظاہر ہوگئی ہیں یا نہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ کیا وہی زمانہ ہے جس کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ کوئی عاقل اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ زمانہ یہی زمانہ ہے اور یہ کہ تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں۔ اسوقت اور عین اسوقت جبکہ دنیا آسمانی پانی کے لئے تڑپ رہی تھی اور ظلمات کی گھٹاؤں سے تنگ آکر ایک نور کے لئے بیقرار ہو رہی تھی خدائے غیور کی غیرت جوش میں آئی اور رحمت کا پانی آسمان سے اُترا جس نے تمام تڑپتے ہوئے پیاسوں کو سیراب کیا۔ وہ پانی کیا تھا؟ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود مبارک تھا۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے انکو پہچانا اور فلاح پا گئے وہ جنہوں نے اپنی روحانی پیاس اس الٰہی چشمہ سے بجھائی ۔

میں اس مضمون کو مندرجہ ذیل پانچ حصوں میں منقسم کرتی ہوں:-

KHILAFAT LIBRARY

(۱) کیا واقعی قرآن کریم و احادیث صحیحہ میں کسی مسیح کے آنے کا ذکر ہے یا نہیں (۲) علامات (۳) کسی نبی کا کام (۴) مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا اور (۵) پانچواں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیر معمولی ترقی۔

اب میں پہلے حصہ یعنی کیا واقعی قرآن کریم و احادیث صحیحہ میں کسی نبی کے آنے کا ذکر ہے یا نہیں کو لیتی ہوں سو جاننا چاہیئے کہ یہ بات ایسی بین ہے کہ اس کا انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ پیشگوئی قرآن کریم میں بھی موجود ہے اور احادیث صحیحہ میں بھی صراحت سے پائی جاتی ہے مثلاً مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی پیشگوئی قرآن شریف میں سورۃ نور میں بیان کی گئی ہے جہاں فرمایا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں اس طرح خلفاء قائم کریگا جس طرح اس نے اس سے پہلے موسیٰؑ کی اُمت میں قائم کئے۔ موسیٰؑ کی اُمت کا مفہوم سورۃ مزمل میں سے ایک آیت سے نکلتا ہے جہاں فرمایا انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ یعنی ہم نے اس طریق سے تمہاری طرف رسول بھیجے جس طرح فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰؑ قرار دیا گیا ہے اور سورۃ نور کی آیت من قبلھم سے مراد اُمت موسویہ ہے ہم جب اُمت موسویہ پر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ موسیٰؑ کے بعد ان کی اُمت میں کثرت سے خلفاء آئے اور بالآخر تیرہ سو سال کے بعد مسیح ناصریؑ کی بعثت ہوئی جو موسیٰؑ کے خلفاء میں سے سب سے افضل تھے اور اُمت موسویہ کے خاتم الخلفاء تھے۔ جب اُمت محمدیہ کی اُمت موسویہ سے مشابہت بیان کی گئی تو ضرور تھا کہ اس اُمت میں بھی آخری خلیفہ مسیح ناصریؑ کے قدم پر ظاہر ہو جو اس اُمت کا خاتم الخلفاء ہو۔ یہ تو قرآن کریم کی آیت ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب۔

غرض یہ بات مسلّم ہے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کو مسیح اور مہدی کی خبر دی گئی ہے چنانچہ آجکل مسیح و مہدی کی آمد کا انتظار ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ آگیا ہے اور تمام ترقی کی امیدوں کو اس کی آمد کے ساتھ وابستہ سمجھا جارہا ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

مضمون کا دوسرا حصہ

وہ علامات ہیں جن کا ذکر قرآن کریم و احادیث صحیحہ میں کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جب یہ علامات ظہور پذیر ہونگی تو اسوقت مسیحؑ آئیگا اور وہ مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) پہلی علامت قرآن کریم کی سورۃ تکویر سے معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذا العشار عطلت واذا البحار فجرت واذا الصحف نشرت واذا النفوس زوجت معانی یعنی مسیحؑ کا ظہور اسوقت ہوگا جبکہ اونٹنی بیکار ہو جائیگی۔ اس سے اشارہ ریل کی طرف ہے یعنی بوجہ ریل کے نکلنے کے کوئی اونٹنی پر سوار نہ ہوگا۔ اور جبکہ سمندر پھاڑے جائینگے۔ یہ نہروں کی طرف اشارہ ہے یعنی سمندروں کو چیر کر نہریں نکالی جائینگی اور جبکہ کتابیں بکثرت لکھی جائینگی اور یہ چھاپہ کی طرف اشارہ ہے اور جبکہ جانیں ملائی جائینگی اور یہ بھی ریل کی طرف اشارہ ہے یعنی بوجہ ریل کی ایجاد ہونے کے ذرائع آمد و رفت آسان ہو جائینگے اور قومیں ایکدوسرے سے بآسانی مل جل سکینگی۔ اسی طرح اللہ جل شانہ فرماتا ہے واذا الارض مدت والقت ما فیہا وتخلت یعنی زمین کھینچی جائیگی اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکالدیگی اس سے مراد یہ ہے کہ زمین صاف کر کے کاشتکاری کے کام میں لائی جائیگی اور زمینی استعدادیں ظہور کرینگی۔ اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے واذا الوحوش حشرت یعنی جسوقت وحشی اکٹھے کیئے جائینگے۔ وحشی سے مراد اسجگہ وحشی قومیں ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وحشی اقوام بھی تہذیب پاکر بڑی قوموں سے مل جل جائینگی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے لئے کوئی ایسا ہی زمانہ موزون تھا۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اشاعت دین کا زمانہ ہے۔ پس اس زمانہ میں اشاعت کے سامانوں کا مہیا ہونا ضروری تھا تاکہ تبلیغ بآسانی ہوسکے ؛

(۲) دوسری علامت اس زمانہ کی یہ بتائی گئی ہے کہ اس زمانہ میں صلیبی مذہب کا بڑا زور ہوگا چنانچہ حدیث شریف میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاموں میں سے ایک کام یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یکسر الصلیب یعنی مسیح موعودؑ صلیب کو توڑیگا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں صلیبی مذہب کا زور ہوگا ؛

(۳) تیسری علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ اس زمانہ میں دجّال کا خروج ہوگا۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ دجّال سے مراد یہی مسیحی اقوام ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں غیر معمولی زور پکڑا ہے چنانچہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ دجّال کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کا مطالعہ کرنا چاہیئے اب جب اس سورۃ کی ابتدائی آیات پر نظر ڈالتے ہیں تو سوائے نصاریٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باطل خیالات کے ردّ کے اور کوئی مضمون نہیں پاتے ۔

(۴) چوتھی علامت یہ ہے کہ یاجوج ماجوج اپنے پورے زور میں ظاہر ہونگے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہیں جیسا کہ بائیبل میں بھی صراحت کے ساتھ ان کا ذکر پایا جاتا ہے ۔

(۵) پانچویں علامت جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکی ہوں یہ بتائی گئی ہے کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام کی سخت نازک حالت ہوگی۔ بے دینی کا زور ہوگا مسلمان یہود کے مشابہ ہو جائینگے وغیرہ وغیرہ ۔

(۶) چھٹی علامت۔ حدیث شریف میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ بتایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ دو زرد چادروں میں ظاہر ہونگے۔ چنانچہ نبی کریم صلعم فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں کہ ناگاہ ایک شخص میرے سامنے آیا اس کا رنگ گندم گوں تھا اور بال سیدھے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ابن مریم ہے ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دمشق کے مشرق کی طرف سفید منارہ کے پاس نازل ہوگا اس حالت میں کہ وہ دو زرد چادروں میں بیٹھا ہوا ہوگا۔ اب دیکھ لو کہ کس صفائی کے ساتھ یہ حلیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پایا جاتا ہے، آپ کا رنگ گندم گوں تھا اور بال نرم ریشم کی طرح اور بالکل سیدھے تھے اور آپ دو زرد چادروں میں بھی لپٹے ہوئے تھے یعنی دو بیماریاں آپ کو لاحق تھیں ایک تو بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری نچلے حصہ میں نیز آپ دمشق کے مشرق کی طرف میں نازل ہوئے یعنی قادیان شریف آپ کی جائے رہائش دمشق کے عین مشرق میں واقع ہے ۔

(۷) ساتویں علامت مسیح و مہدی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ اسکے زمانہ میں معینہ تاریخ میں چاند اور سورج کو گرہن لگیگا چنانچہ دار قطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ - اب دیکھئے کہ یہ نشان کس خوبی سے پورا ہوا یعنی سنہ ۱۸۹۴ء میں رمضان میں چاند کو اس کی اوّل رات یعنی تیرہ ۱۳ تاریخ کو اور اسی مہینہ میں سورج کو اسکے درمیانی دن ۲۸ تاریخ کو گرہن لگا ۔

(۸) آٹھویں علامت یہ بتائی گئی کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دابۃ الارض کا خروج ہوگا جو لوگوں کو کاٹے گا اور مومن و کافر میں امتیاز کر دیگا چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دآبۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیٰتنا لا یوقنون - اب دیکھیں کہ طاعون نے حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں ظہور پاکر اس علامت کو کس وضاحت سے ثابت کر دیا ۔

(۹) نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب کو توڑیگا اور دجال کو قتل

کریگا چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے ولیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر۔ کسر صلیب سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ مسیح لکڑی کی صلیب کو توڑیگا بلکہ یہ مراد ہے کہ صلیبی مذہب کے زور کو توڑیگا اور قتل خنزیر سے یہ مراد ہے کہ مسیحی اقوام کے باطل مذہبی خیالات اور ان کے جھوٹے فلسفہ کے غلبہ کو خاک میں ملادیگا۔ چنانچہ یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے اس وضاحت کے ساتھ پورا ہوا ہے کہ کہاں تو آپؑ کی بعثت سے قبل عیسائی مذہب کے متعلق یہ خطرہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ وہ اسلام کو عنقریب کھا جائیگا اور کہاں آپؑ کی بعثت کے بعد اب دوسروں کا تو کیا ذکر خود عیسائیوں کو یہ خوف لاحق ہو رہا ہے کہ احمدیت عنقریب عیسائیت کو نیست و نابود کر دیگی اور احمدی جماعت اور اسکے لٹریچر کا رُعب ان کے دلوں پر ایسا طاری ہے کہ وہ احمدیت کے نام سے ہی تھرا جاتے ہیں۔ اب یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ تمام کی تمام علامات جن کا میں ذکر کر آئی ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پوری ہو گئی ہیں۔ مختلف قسم کی سواریوں کی ایجاد نے اونٹنی کی سواری کو بیکار کر دیا۔ نہریں کثرت سے نکالی گئیں۔ بنجر زمینیں آباد ہو گئیں۔ علوم وفنون نے اتنی ترقی کی کہ جس کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ اسلامی حکومتیں جاتی رہیں صلیبی فتنہ اپنے پورے زور کے ساتھ نمودار ہو گیا۔ علم دین دنیا سے اٹھ گیا۔ گمراہی نے اتنا زور پکڑا کہ دنیا زبان حال سے پکار پکار کر ربانی مصلح کی طالب بن گئی۔

پس عین اسوقت جبکہ یہ سب علامتیں پوری ہو گئیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا ٭

KHILAFAT LIBRARY

۳۔ تیسرا حصہ نبی کا کام ہے

کسی نبی کا پہلا کام اختلاف اندرونی (جو دنیا میں بوجہ بیدینی پڑ گئے ہوں) کے متعلق حَکم ہو کر فیصلہ کرنا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ اختلافات کیا تھے اور آیا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا فیصلہ کیا ہے یا نہیں۔ وہ اختلافات مندرجہ ذیل ہیں:۔

صفات باری تعالیٰ کے متعلق اختلافات۔ ملائکہ کے متعلق اختلافات بسلسلہ رسالت و رسل کے متعلق اختلافات۔ مسئلہ تقدیر کے متعلق اختلافات۔ خلافت راشدہ کے متعلق اختلافات۔ مسائل فقہی کے متعلق اختلافات اور یہ وہ اختلافات تھے۔ جنہوں نے اسلامی دنیا میں اندھیر مچا رکھا تھا اور دین اسلام کو بدنام کر دیا تھا ایسے طوفان عظیم کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور انہوں نے یک قلم ان تمام جھگڑوں کا فیصلہ کر دیا اور اس وضاحت سے ان باتوں کو بیان کیا کہ ہر سعید فطرت انکو سمجھ گیا اور راہ حق پا گیا ٭

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا کام بیرونی حملوں کا دفعیہ کرنا اور اسلام کو غالب کر دکھانا تھا اور اسلام کی تبلیغ کو وسیع کر کے دنیا کو فتح کرنا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصاً ممالک مغربی کو۔ یہ کام بھی جس خیر و خوبی سے سرانجام ہُوا اور ہو رہا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اسجگہ جنگِ مقدس یعنی وہ روحانی جنگ جو مسیحی دنیا اور مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے درمیان ہوئی کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اس جنگ کا نتیجہ یہ ہُوا کہ آنحضرت صلعم کے قول کے مطابق صلیب ٹوٹ گئی اور قتل دجّال کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ یوں تو حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام اوائل عمر سے ہی مسیحیوں کے ساتھ اس روحانی جنگ میں مصروف رہتے تھے۔ مگر ۱۸۸۷ء کے قریب آپنے اُردو اور انگریزی میں ایک اشتہار بیس۲۰ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر شائع کیا اور اسکو یورپ و امریکہ کے مختلف ممالک اور ان کے علاوہ اور بہت سے ممالک میں تقسیم کیا۔ گو اس میں سب مذاہب کے لوگ مخاطب تھے لیکن عیسائیوں میں اس اشتہار کو بکثرت تقسیم کیا اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ لکھوایا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسیح ناصریؑ کے قدم پر اس صدی کا مجدّد بنا کر بھیجا ہے اور میں سب دنیا کو مخاطب کرکے کہتا ہوں کہ خدا تک پہنچانے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے جو شخص اس بات کی تصدیق چاہے وہ ہر طرح کی تسلّی کرائے حق کے طالبوں کو خدائی نشانات بھی دکھائے جائینگے۔ اس اثناء میں آپنے ایک خط بھی مشہور پادریوں۔ آریوں۔ برہموں۔ نیچریوں۔ اور مخالف مولویوں کے نام بھیجا۔ جس میں تحریر تھا کہ جو شخص اسلام کی صداقت میں کوئی شبہ رکھتا ہے یا جسے میرے دعویٰ الہام پر بدظنی ہے وہ اگر طالب حق بنکر میرے پاس ایک سال قادیان آکر رہے اور اس عرصہ میں کوئی خارق عادت نشان ظاہر نہ ہو تو میں بطور جرمانہ دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے مبلغ چوبیس ۲۴۰۰ سو روپیہ نقد دینے کو تیار ہوں اگر اسے تسلّی نہ ہو تو روپیہ پہلے ہی لیکر کسی معتبر کے پاس رکھوا لے۔ اب دیکھئے کہ یہ طریق فیصلہ کیسا درستی پر مبنی تھا۔ پادری صاحبان کو چاہیئے تھا کہ اپنے کسی شخص کو قادیان بھیجتے اگر اور کوئی فائدہ نہ ہوتا تو یہ فائدہ تو ضرور تھا کہ ان کو اپنی مشن کی امداد کے لئے اتنی رقم مل جاتی اور اسلام کی شکست اور ان کی فتح الگ رہتی۔ لیکن باطل حق کے سامنے آنے سے ہمیشہ گھبراتا ہے اور اسی وجہ سے کسی پادری نے اس کام کو اپنے ذمّہ لینے کی جرأت نہ کی۔ اب دیکھئے کہ اس بات نے کس صفائی سے نہ صرف اسلام کی بلکہ مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کر دیا ؛

پادری صاحبان نے کسی کو قادیان شریف بھیجنے کی تو جرأت نہ کی۔ لیکن مناظرہ کرنے پر رضامند ہو گئے لیکن ایسی شکست فاش کھائی کہ پھر کبھی مناظرہ کا نام لیا۔ اس کے بعد پھر حضرت مسیح موعودؑ نے روحانی مقابلہ کے لئے عیسائیوں کو اپنے سامنے بلایا اور کہا کہ میں نہ صرف مسیح ناصریؑ کی خدائی کا منکر ہوں بلکہ اپنے آپکو ان سے افضل مانتا ہوں۔ بیشک وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے تاہم میں نبوت میں ان سے برتر ہوں اگر تم میں سے کسی کو ہمّت ہے کہ روحانی کمالات میں میرا مقابلہ کرے تو وہ سامنے آئے اور دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افاضۂ روحانی میں میرا مقابلہ کرے اور پھر دیکھے کہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرعہ اندازی سے کچھ خطرناک مریض تم لے لو اور کچھ مجھے دیدو۔ میں بھی اپنے مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کرونگا اور تم بھی کرو پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس کی نصرت فرماتا ہے۔ سامعات دیکھئے کہ کیا اس سے بھی بڑھکر فیصلہ کا کوئی اور سہل طریق ہو سکتا ہے۔ لیکن عیسائیوں نے ایسی خاموشی اختیار کی گویا وہ بہرے ہیں ۔

KHILAFAT LIBRARY

۴۔ چوتھا حصہ

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہے۔ اور وہ پیشگوئیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

عیسائیوں کے مشہور مناظر عبداللہ آتھم کے متعلق مسیح موعودؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ چونکہ اس نے نبی کریم صلعم کو دجال کہا ہے اور مجھ پر اور اسلام پر ہنسی اُڑائی ہے اور ایک باطل عقیدہ کا حامی ہے اسلئے اگر اس نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تو وہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا۔ اور اگر رجوع کرلیگا تو پھر نہیں۔ اس پیشگوئی سے آتھم کے دل پر اسقدر خوف طاری ہُوا کہ وہیں اس نے اپنی زبان باہر نکالکر اور کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا کہ نہیں میں نے تو دجال نہیں کہا حالانکہ وہ اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں دجال کہہ چکا تھا اس پیشگوئی کے بعد پندرہ ماہ تک اس نے اپنی زبان اور قلم دونو کو اسلام کے خلاف کہنے اور لکھنے سے بالکل روک لیا اور سُنا گیا تھا کہ وہ الگ بیٹھ کر قرآن کریم بھی پڑھا کرتا تھا۔ جب پندرہ ماہ کی میعاد گذر گئی تو عیسائیوں نے بجائے اسکے کہ اس سے سبق حاصل کرتے شور مچانا شروع کیا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی نعوذ باللہ جھوٹی نکلی۔ اسپر مسیح موعودؑ نے انکو سمجھایا کہ میری پیشگوئی تو یہی تھی کہ اگر وہ رجوع کرلیگا تو بچ جائیگا۔ اب جبکہ اس کا رجوع ثابت ہے تو بچنا بھی پیشگوئی کے ماتحت ہے لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی اور اپنی ہی رٹ لگائے گئے۔ اسپر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی غیرت جوش میں آئی چنانچہ آپ نے بذریعہ اشتہار اعلان کرادیا کہ اگر آتھم حلف اُٹھالے کہ اسپر پیشگوئی کا خوف غالب نہیں ہُوا اور یہ کہ اس نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا اور اس حلف کے بعد وہ ایک سال کے اندر ہلاک نہ ہو تو میں اسے ہزار روپیہ نقد انعام دونگا اگر وہ چاہے تو بیشک روپیہ ابھی کسی ثالث کے پاس رکھوا کر اپنی تسلی کرلے۔ لیکن آتھم اس طرف نہ آیا۔ پھر آپ نے اشتہار دیا کہ انہی شرائط پر اگر آتھم قسم کھا جائے تو میں دو ہزار انعام دینے کو تیار ہوں۔ لیکن وہ پھر بھی خاموش رہا آپ نے پھر تیسری دفعہ اشتہار دیا کہ میں تین ہزار دونگا لیکن آتھم پھر بھی ٹس سے مس نہ ہُوا آخر آپ نے آخری دفعہ پانچہزار رکھا۔ لیکن اس نے پھر بھی جرأت نہ کی۔ اسپر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ حلف نہیں اُٹھاتا تو پھر بھی وہ عذاب اللہ کا مستحق ہے کیونکہ وہ اپنی خاموشی سے حق کو چھپانا چاہتا ہے اور اگرچہ میں پندرہ ماہ کی قید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں لگاتا تاہم وہ جلدی ہی ہلاک ہو جائیگا۔ حاضرات ذرا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں کہ اس آخری اشتہار پر ابھی سات ماہ بھی نہیں گذرے تھے کہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اس دنیا سے چل بسا ؛

آتھم کی اس ذلت کی موت نے عیسائیوں میں آتش حسد بھڑکا دی۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن نے جو کہ عیسائی مشنری تھا اور امرتسر میں رہتا تھا۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کر دیا اور دعویٰ کیا کہ مرزا صاحب نے ایک شخص عبد الحمید جہلمی کو میرے قتل کیلئے امرتسر بھیجا تھا اور عبد الحمید سے بھی لالچ دلوا کر مفید مطلب بیان دلوا دئیے۔ پیشتر اسکے کہ یہ مقدمہ پیش ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام خبر دی کہ آپکے خلاف ایک مقدمہ ہونیوالا ہے مگر اس کا انجام بریت ہے چنانچہ آپنے اس الہام کی اشاعت کر دی۔ مقدمہ کی کاروائی شروع ہوئی اور تمام مخالفین نے کیا ہندو کیا عیسائی کیا مسلمان سب نے ملکر متحد ہو کر اپنا پورا زور لگایا لیکن جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔ آخر کار عبد الحمید نے کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاؤں پکڑ کر کہا کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے اور یہ کہ مجھے پادریوں نے سکھایا تھا اور آپ بفضل تعالیٰ بری ہو کر عدالت سے آئے اور اس طرح پر اسلام کو ایک اور نمایاں فتح اور عیسائی پادریوں کو ذلت و رسوائی ملی ؛

حجت تمام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کا ایک اور نشان ظاہر کیا جسکی تفصیل یہ ہے :-

آریہ قوم کا مشہور پنڈت لیکھرام جو نہایت شوخ طبیعت اور تیز زبان آدمی تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نشان کا طالب ہوا کچھ مدت بعد اس نے لکھا کہ میری میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے جب اسکی نسبت توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد له خوار له نصب و عذاب اس کے بعد جب عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے ظاہر کیا کہ اس دن کی تاریخ سے جو کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء تھی چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص یعنی لیکھرام اپنی بدزبانیوں کی سزا میں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ پھر آپنے اپنی کتاب کرامات الصادقین میں ۱۸۹۳ء میں تحریر کیا و بشرنی ربی وقال مبشرا ستعرف یوم العید والعید اقرب۔ ذرا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ملاحظہ کریں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پانچویں سال یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو عید الاضحیٰ کے دوسرے روز لیکھرام کسی نامعلوم ہاتھ سے قتل ہو کر اسلام کی صداقت کا ثبوت دے گیا ؛

باوجود قاتل کا سراغ لگانے میں پوری کوشش صرف کرنے کے اس کا کوئی پتہ نہ لگا آخر اور کچھ نہ بنی تو آریہ آپ کو قتل کی دھمکیوں کے خط ارسال کرنے لگے اسپر آپنے فرمایا کہ اگر اب بھی کسی کو یقین نہیں آتا اور اسکے قتل میں مجھ کو شریک سمجھتا ہے تو میں اسے بلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ وہ قسم کھا کر کہدے کہ میں نے اسکو قتل کروایا ہے اور اس قسم کے بعد اگر وہ ایک سال تک زندہ رہا تو بیشک مجھے مجرموں کی طرح پھانسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکر اس شخص کے حوالے کر دیا جائے جس نے حلف اٹھائی ہے۔ نیز میں اسے دس ہزار روپیہ انعام بھی دوں گا لیکن کسی مرد دلیر نے اس کی جرأت نہ کی۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ملتی ہیں۔ لیکن قلت وقت کی وجہ سے میں انہیں پر اکتفا کرتی ہوں۔ اور آخر میں صرف آپ کی غیر معمولی ترقی کی طرف توجہ دلا کر اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں ۞

KHILAFAT LIBRARY

یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی جھوٹا شخص خدائی نصرتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ جلد ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ جب ہم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ اور پھر آپ کی ترقیات کو دیکھتے ہیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ کہ آپ کی ترقیات خدائی نصرتوں کے ماتحت تھیں۔ کیونکہ جو باتیں آپ کے ظہور میں آئیں وہ انسانی طاقتوں سے بالا ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک چھوٹے اور غیر معروف قصبہ جس (آپ اس وقت بیٹھی ہیں۔ اور جو کہ اب نہایت مشہور شہر بن گیا ہے) میں پیدا ہوئے۔ اور آپ نے یہیں اپنی زندگی کے ایام گذارے۔ اس وقت یہاں آبادی بالکل تھوڑی تھی۔ اور جو تھوڑی بہت تھی۔ وہ بھی غریب طبقہ کے لوگوں پر مشتمل تھی۔ جب اپنے خدا سے الہام پا کر نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو تمام لوگوں نے اپنی پرانی عادت کے مطابق آپ کی مخالفت کی۔ آپ کو دیوانے اور کذاب کے نام سے موسوم کیا۔ لیکن جس کی نصرت خود خدا تعالیٰ کر رہا ہو۔ وہ کمزور اور بے دین لوگوں کی گیدڑ بھبکیوں سے کب ڈرنے والا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کا بار بار اعلان کیا۔ حتیٰ کہ تمام حق کے طالب سمجھ گئے۔ کہ یہی وہ مسیح مہدی ہے۔ جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اب دیکھ لیں۔ کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی نصرت سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ کیا کوئی صحیح الدماغ شخص اب بھی کہہ سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی ہے۔ وہ راستی کو دیکھ کر نہیں۔ بلکہ کسی اور وجہ سے تیار ہوئی ہے۔ مخالفوں کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ تو اس وجہ کو بیان کریں۔ یاد رہے۔ کہ کوئی شخص اپنے ارد گرد جماعت تین وجوہات سے تیار کر سکتا ہے اول یہ کہ مالدار ہو۔ اور لوگوں کو روپیہ کی لالچ سے اپنی طرف کر لے۔ دوم یہ کہ وہ حکمران ہو۔ اور حکومت کے زور سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لے۔ اور سوم یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور بنا کر بھیجا گیا ہو۔ اب جب ہم ان تینوں وجوہات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہم صاف طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ کہ پہلی دو وجوہات تو مسیح موعود میں نہیں پائی جاتیں۔ یعنی نہ تو آپ مالدار تھے۔ اور نہ عنان حکومت آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اب آخری وجہ رہ جاتی ہے۔ اور یہ صاف طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ وجہ آپ میں پائی جاتی تھی۔ یعنی آپ نے خدا تعالیٰ کی نصرتوں کو حاصل کیا ہوا تھا۔ اور یہی آپ کی کامیابی کی جڑ ہے پس جس کا دل ان بین ثبوت کو دیکھ کر بھی تسلی نہیں پکڑتا۔ اسے چاہیئے۔ کہ اپنے آپ کو کلیتہً اللہ تعالیٰ کے حضور ڈال دے۔ اور اس سے دعا کرے۔ کہ اے رحیم و کریم خدا میری نظر کمزور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے بینائی بخش۔ تا اس معاملہ میں جو حق ہے۔ میں اسے
دیکھ لوں۔ اے عالم الغیب خدا۔ اگر اس مدعی کا ہونے
سچا ہے۔ تو تو مجھے توفیق دے۔ کہ میں اس پر ایمان لاؤں
اور تیرے فضلوں کی وارث ہوں۔ جو تیرے مامورین
کی جماعتوں پر نازل ہوتے ہیں۔ اور مجھے ان کے انکار
سے محفوظ رکھ۔ اور اے میرے خدا اگر یہ گمراہی کی
طرف بلاتا ہے۔ تو تو مجھے اپنے فضل سے اس کے
شر سے محفوظ رکھ۔ اے میرے مولا میں تیرے حکم
کے ماتحت اس معاملہ میں تحقیقات شروع کرتی ہوں
مگر میں کمزور ہوں ... ... ممکن ہے ٹھوکر
کھاجاؤں۔ تو اپنے فضل سے میری دستگیری فرما۔ اور
مجھ پر حق کھول دے۔ آمین

اگر وہ تمام تعصبات کو دل سے نکال کر اور
اپنے آپ کو مخالفت سے کلیۃً روک کر یہ دعا کریگی
تو یقیناً یقیناً خدا تعالیٰ اس پر راہ حق کھول دیگا۔
اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ اور بارگاہ ایزدی
میں دست بدعا ہوں۔ کہ وہ ہر مخالف کو راہ راست
پر آنے کی توفیق دے ۔ آمین یا رب العالمین

امۃ اللہ بیگم احمدی (ایف۔اے سٹوڈنٹ) بنت
شیخ عبدالرحمان صاحب مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول قادیان

وفات حسرت آیات

میری بیوی ۹ جنوری رات بعارضہ نمونیہ انتقال کر گئی نہایت
مخلص عورت تھی۔ دس سال کے عرصہ میں چھ بچے ہوئے جن میں
سے ایک بھی یادگار کیلئے باقی نہ رہا۔ مصباح کی تمام خریدار
بہنوں سے استدعا ہے۔ کہ مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کریں ۔

خاکسار سید عبدالمجید احمدی [illegible]

ہمارا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ ۱۹۳۰ء کی رپورٹ میں کچھ حصہ انتظام
وغیرہ کا رہ گیا تھا۔ جواب ارسال کرتی ہوں۔ امید معافی
کی خواستگار ہوں ۔

نمائش دستکاری نمائش جو پچھلے چند سال
سے باقاعدہ جاری ہے۔
اس سال بہت بارونق ہوئی۔ بہنوں کے ہاتھوں کی
بنی ہوئی اشیاء دور دور سے آئی تھیں۔ مثلاً حیدرآباد دکن
سماٹرا وغیرہ سے۔

اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ
اشیاء آئیں ٹکٹ ایک آنہ مقرر تھا۔ مردوں کے ملاحظہ
کا وقت بھی مقرر کیا گیا تھا۔ جس میں مرد تشریف لائے
اور کئی چیزیں خریدیں۔ بہت معقول منافع ہوا جو اعانت
اسلام میں داخل کیا گیا۔ (اس سلسلہ میں اپنی بہنوں
کی خدمت میں میری گذارش ہے۔ کہ ابھی اس میں آپکی
بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، زیادہ سے زیادہ حصہ
لے کر اپنی اس نمائش کو کامیاب بنائیں ۔

بیعت مستورات تین روز باقاعدہ بیعت مستورات
کا انتظام تھا۔ جس میں اڑھائی سو
سے زیادہ مستورات نے بیعت کی۔ اللّٰھم زد فزد

عام انتظام انتظام جلسہ اعلیٰ پیمانے پر لجنہ
اماء اللہ قادیان کے ماتحت تھا بہنوں
نے نہایت گرم جوشی سے خدمات اپنے ذمہ لیں اور

بہ خوش اسلوبی اپنی اپنی ڈیوٹیز کو ادا کیا۔ اس سلسلہ میں محترمہ ام طاہر صاحبہ۔ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب ام خلیفہ صلاح الدین عزیزہ رضیہ بیگم۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے بہت تن دہی سے خدمات انجام دیں۔ خصوصاً ام طاہر صاحبہ کو جنہیں رات اور دن برابر مشغول رہنا پڑا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

عام کیفیت امسال مستورات گذشتہ سالوں سے بہت زیادہ آئیں۔ جلسہ گاہ کھچا کھچ بھری رہتی تھی۔ اور ناکافی معلوم ہوتی تھی۔ ذالک فضل اللہ

عاجزہ شمیم از دارالامان

KHILAFAT LIBRARY

لجنہ اماء اللہ دہلی

ہماری لجنہ کا ماہواری جلسہ ۱۱ جنوری کو بابو اکبر علی صاحب ریلوے انجینیر کے مکان پر ہوا۔ مستورات احمدی و غیر احمدی کافی تعداد میں تھیں۔ اس دفعہ کا جلسہ اور جلسوں کی نسبت بارونق تھا۔ پہلے اہلیہ نذیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی۔ پھر اس کے بعد اس عاجزہ نے کھڑے ہو کر بتایا۔ کہ جلسہ اپنی مقررہ جلسہ گاہ میں اس لئے نہیں ہوا۔ کہ حضرت صاحب نے لجنہ کی ترقی کیلئے ایک یہ بھی تدبیر بتائی ہے۔ کہ جلسہ مختلف جگہ پر ہونا چاہئے اس کے بعد جناب اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے پر جوش تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ احمدی کس کو کہتے ہیں۔ اور احمدی ہو کر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ غرض اس طرح کئی پہلو سے سمجھایا جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد جوائنٹ سیکرٹری صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب نے پہلے پارے کا پہلا رکوع تلاوت کر کے اسکی تفسیر مجمل طریق سے کی۔ اس کے بعد اس عاجزہ نے ایک آیت قرآن پڑھ کر بتایا۔ کہ ہماری پیدائش کی کیا غرض ہے۔ اور ہم کو کسطرح زندگی بسر کرنی چاہیئے اس کے بعد لڑکیوں نے نظمیں سنائیں۔ پھر صاحبہ خانہ نے سب کو چائے کی دعوت دی۔ اور خیر خوبی کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ والسلام

خاکسارہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ دہلی

لجنہ اماء اللہ محبوب نگر

جلسہ ماہواری لجنہ اماء اللہ ماہ جنوری ۱۹۳۱ء بصدارت حضرتہ والدہ مولوی میر اسحٰق علی صاحب وکیل منعقد ہوا۔ جس میں متعدد بہنوں نے حسب ذیل پروگرام کے ماتحت تقریریں کیں۔ پہلے جماعت کی لڑکیاں نعتیہ اشعار اور نظمیں خوش الحانی سے سناتی رہیں۔ اس کے بعد محترمہ شریف النساء بیگم صاحبہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جس میں آپنے طبقہ نسوانیہ کے موجودہ حالات کا فوٹو کھینچ کر بتا دیا۔ اور اغراض لجنہ بیان فرماتے ہوئے تعلیم و تربیت۔ رسم و رواج کو چھوڑنے اور تبلیغ و تنظیم کیطرف توجہ دلائی۔ آپکے بعد خاکسارہ کا مضمون "خصوصیات جماعت احمدیہ" پر ہوا جس میں بہ تفصیل بتایا گیا۔ کہ ہماری چند ایک "خصوصیات ایسی ہیں۔ کہ ہم ان پر سختی سے پابند ہیں۔ اور کوئی قوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کو ان سے الگ نہیں کر سکتی یہی وجہ ہے۔ کہ اس جماعت کے ایک کمزور طبقہ نسواں نے ڈیڑھ لاکھ کی مسجد مرکز کفر یعنی لنڈن میں تیار کر کے تاریخ اسلام میں اپنے لئے ایک نمایاں جگہ بنالی۔ اسکے بعد جنابہ قمر النساء بیگم صاحبہ کا مضمون صداقت مسیح موعود پر ہوا جسمیں آپ نے حضرت صاحب کی صداقت کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا آپکے بعد جنابہ زینب بی بی صاحبہ نے تبلیغ اسلام پر تقریر کی۔ اور احمدی مستورات کو اسطرف خاص طور پر توجہ دلا کر اسمیں عملی طور پر کام کرنیکی طرف توجہ دلائی آپکے بعد جنابہ کبرا بی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم مفصل طور پر پڑھکر سنائی۔ اور بہتوں کو ان پر عمل کرنیکی طرف توجہ دلائی۔ آپکے بعد جنابہ بدر النساء بیگم صاحبہ نے اپنے محبت بھرے الفاظ میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو مفلسی سے بچنے کی طرف توجہ دلا کر اسکے اسباب بھی بتائے کہ ہم کسطرح ترقی کر سکتے ہیں۔ آخر میں خاکسار نے حاضرات جلسہ کا شکریہ ادا کر کے اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی اور صاحبزادگان بلند اقبال و صاحبزادیاں فرخندہ فال کیلئے دعا کی۔ اور جلسہ ۵ بجے ختم ہوا۔ اور حاضرات جلسہ کی بعد ختم جلسہ چاء بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ فقط

خاکسارہ زاہدہ بانو بیگم اہلیہ محمد عبدالرحیم صاحب سعید اسکریٹری لجنہ اماء اللہ محبوب نگر

فرمودہ حضرت امامؑ

درس خواتین میں حضور نے درس دیتے ہوئے فرمایا:۔

اغراض سنن

انسان نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو کئی قسم کے خیالات اکثر اس کو گھیرتے ہیں مثلاً چولھے پر ہانڈی پک رہی ہے۔ خدا معلوم اس کیا حال ہوگا۔ بچہ رو رہا ہے۔ خدا معلوم اس کو کیا تکلیف ہے۔ مجھے نماز سے فراغت پا کر فلاں فلاں کام انجام دینے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اب اگر چار فرض ادا کرنے تھے۔ تو دو تو یوں ضایع ہو گئے۔ باقی دو رہ گئے۔ تو اسی خسارے کی تلافی کیلئے سنن قائم ہوئیں تا جب حساب و کتاب کا وقت آئے۔ تو اس کمی کو سنن سے پورا کیا جائے۔ جیسے گھر میں کھانا پکاتے ہوئے بھی ایسی اتفاقی ضرورت کیلئے ضرورت سے زیادہ پکالیا جاتا ہے کہ بروقت ضرورت پریشانی نہ ہو۔ اسی طرح سنن اور نوافل ان کمیوں کی تلافی ہے۔ جو ہم سے روز و شب ہوتی ہیں ؎

شرک

اکثر عورتیں خیال کرتی ہیں۔ کہ شرک بالکل معمولی چیز ہے۔ حالانکہ شرک کے متعلق اللہ تعالیٰ کی قہاری شدید ہے۔ عورتیں اکثر چھوٹی باتوں میں شرک شریک کر لیتی ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ اس کو خفیف جانتی ہیں۔ اور اس کا اہم انجام نظروں سے بالکل نہاں رہتا ہے۔ اس بارے میں حضور کا مندرجہ ذیل فرمودہ خوب روشنی ڈالتا ہے۔ کہ خفیف سی لغزش آخر منزل مقصود کیلئے کیسی سخت روک بنتی ہے۔ فرمایا۔ ایک آدمی ہمیشہ کہا کرتا تھا۔ کہ سحری کی حد اذان تک محض فضول ہے۔ اس میں حکمت کونسی ہے۔ اذان سے ایک اور دو منٹ بعد سحری کھالیں۔ تو کیا حرج ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہ پیشہ کا جولاہا تھا۔ ہرچند اسے سمجھایا گیا۔ مگر اسکی سمجھ میں یہ اہمیت نہ آئی۔ اس نے کپڑا بننے کیلئے کھونٹیاں گاڑیں جنمیں ایک دو انگل آپسمیں چھوٹائی بڑائی رہ گئی۔ جب دری بنی جا کر اختتام کے قریب ہوئی تو ایک اور دوسرے کنارے میں بہت زیادہ فرق ہوگیا۔ اور یہی فرق اسکی ہدایت کا موجب ہوا ؎ والسلام

خاکسارہ شمیم از دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو حل طلب معمے

مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کوئی ایک ایک حرف نکال کر انہیں اس طرح ترتیب دو کہ ان کے معانی مقابل میں لکھے ہوئے الفاظ کے مطابق ہوں:-

جیسے شاہد میں سے الف نکالنے کے بعد شہد رہ گیا جو کہ کھانے کے کام آتا ہے۔

I حرارت .... خوشی

II حکومت .... دانائی

III چینی .... اچھوت - کمین

IV درجہ .... جدائی

V ریاست .... خصلت

VI تعفّن .... تعریف رسول

VII چارہ .... سجاوٹ کی ایک چیز

VIII بہادر .... تارک الدنیا

معمہ نمبر ۲

دونوں معمے صحیح کرنے والی خاتون کے نام مصباح چھ ماہ کے لئے مفت جاری کیا جائے گا۔ (بذریعہ قرعہ)

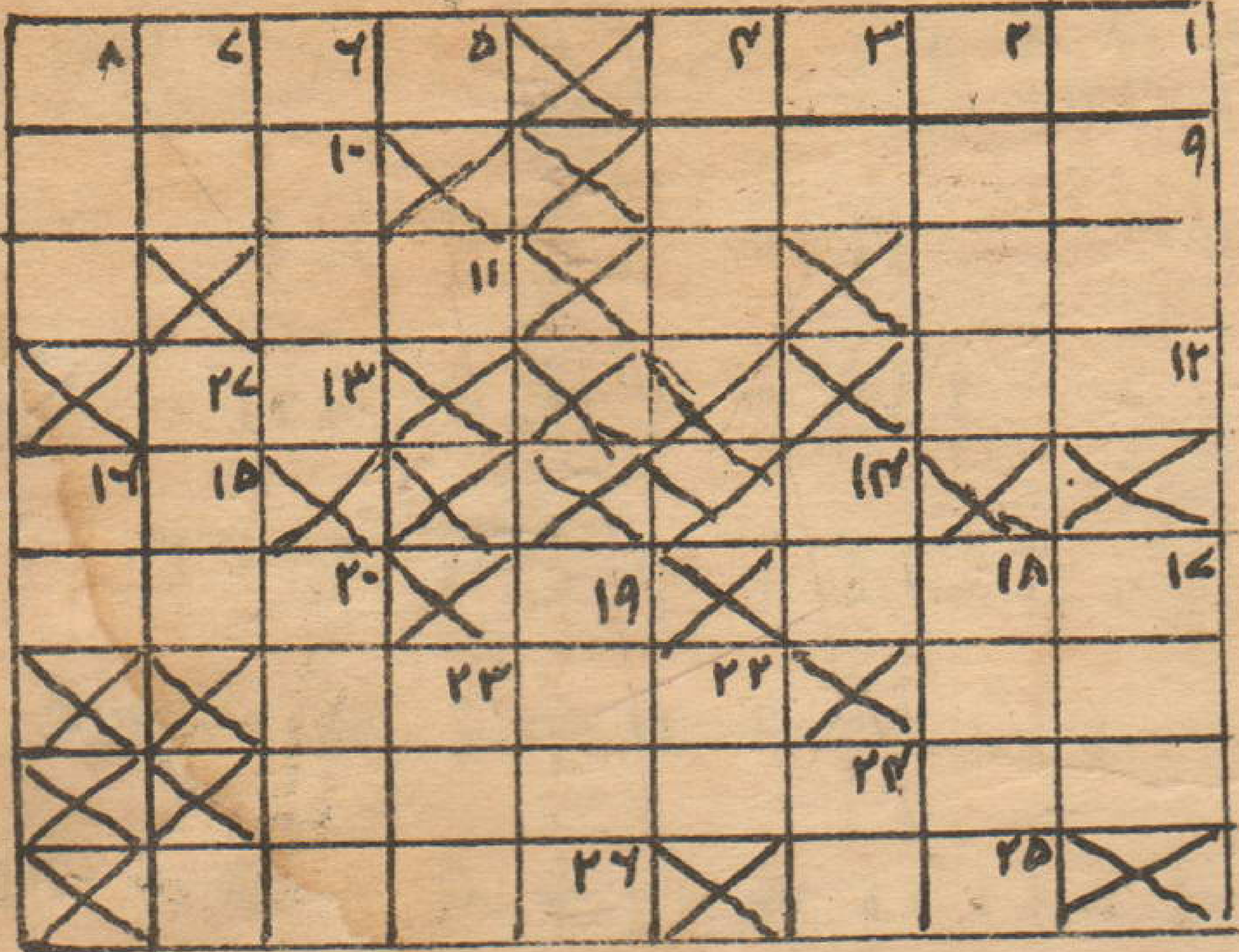

مرسلہ خاتون اکرم امرتسر

KHILAFAT LIBRARY

متوازی:- (۱) بدبو (۵) گواہ (۹) صابر (۱۰) کسی بات کا جاننا (۱۱) کوئی عدد (۱۲) کاغذ دل کی ایک خاص تعداد (۱۳) تردید (۱۵) ایک اوزار (۱۶) ایک وقت (۲۰) وجہ (۲۱) چچا (عربی) (۲۳) ایک ایسی کھیل (۲۴) شیطان (۲۵) نمبر (۲۶) پہننے کے لئے کوئی چیز۔

اوپر سے نیچے کو:- (۱) تعینات ہو (۲) جہاں (۳) بہتر (۴) ہوتی - (عربی) (۶) کانا (عربی) (۷) ایک اوزار (۸) ایک بیماری (۱۲) موسم (۲۷) ڈھول (۱۶) عادت (۱۷) بجلی (۱۸) ایک میوہ (۱۹) دو رنگا گھوڑا - (۲۰) ایک پیغمبر کا نام (۲۴) ایک میوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰
اخبار مصباح - قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

ایک عجیب و غریب جدول

مصباحی بہنوں کی واقفیت کے لئے ۸ اور ۹ ہندسے کا ایک جدول ذیل میں درج کرتی ہوں:-

۱ × ۸ + ۱ = ۹
۱۲ × ۸ + ۲ = ۹۸
۱۲۳ × ۸ + ۳ = ۹۸۷
۱۲۳۴ × ۸ + ۴ = ۹۸۷۶
۱۲۳۴۵ × ۸ + ۵ = ۹۸۷۶۵
۱۲۳۴۵۶ × ۸ + ۶ = ۹۸۷۶۵۴
۱۲۳۴۵۶۷ × ۸ + ۷ = ۹۸۷۶۵۴۳
۱۲۳۴۵۶۷۸ × ۸ + ۸ = ۹۸۷۶۵۴۳۲
۱۲۳۴۵۶۷۸۹ × ۸ + ۹ = ۹۸۷۶۵۴۳۲۱

۱ × ۹ + ۲ = ۱۱
۱۲ × ۹ + ۳ = ۱۱۱
۱۲۳ × ۹ + ۴ = ۱۱۱۱
۱۲۳۴ × ۹ + ۵ = ۱۱۱۱۱
۱۲۳۴۵ × ۹ + ۶ = ۱۱۱۱۱۱
۱۲۳۴۵۶ × ۹ + ۷ = ۱۱۱۱۱۱۱
۱۲۳۴۵۶۷ × ۹ + ۸ = ۱۱۱۱۱۱۱۱
۱۲۳۴۵۶۷۸ × ۹ + ۸ = ۱۱۱۱۱۱۱۱۱

خاکسارہ سیدہ اختر بنت شیخ عبدالغنی صاحب جھنگ مگھیانہ

KHILAFAT LIBRARY

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا